سوال

(193) بیوی کے باپ کی بیوی سے نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نے دوسرے کی بیٹی سے شادی کی، پھر بیٹی کی ماں یعنی دوسرے کی بیوی فوت ہوگئی تو اس نے ایک اور عورت سے شادی کر لی اور پھر یہ آدمی بھی فوت ہوگیا تو سوال یہ ہے کہ کیا پہلے آدمی کے لئے یہ درست ہے کہ وہ اپنی بیوی کے باپ کی بیوی سے نکاح کرے اور اگر وہ بیٹی کی طلاق کی صورت میں اس کی جگہ اس کے باپ کی بیوی سے شادی کر لے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے آدمی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کے باپ کی بیوی سے شادی کرے، بشرطیکہ وہ اس کی بیوی کی ماں نہ ہو، اس کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ اس کے شوہر کی بیٹی اس کے ساتھ ہی ہو کیونکہ ان دونوں بیویوں یعنی اس کی پہلی بیوی اور اس کے باپ کی بیوی کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے اور جن خواتین سے بیک وقت نکاح حرام ہے وہ یہ ہیں۔ 1۔ دونوں بہنیں۔ 2۔ عورت اور اس کی خالہ۔ 3۔ عورت اور اس کی پھوپھی، اس کے علاوہ دیگر عورتوں سے بیک وقت نکاح حلال ہے کیونکہ محرمات کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَأُحِلَّ لَكُم مّا وَراءَ ذٰلِكُم أَن تَبتَغوا بِأَمو‌ٰلِكُم ...٢٤... سورة النساء

''اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کر لو۔''

بعض سلف نے اس بات کو مکروہ سمجھا ہے کہ آدمی عورت اور اس کے باپ کی بیوی کو اکٹھا کرے لیکن اس کراہت کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

وَأُحِلَّ لَكُم مّا وَراءَ ذٰلِكُم ٢٤ ... سورة النساء

''اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں۔''

جب آدمی کے لئے ایک عورت اور اس کے باپ کی بیوی کو یکجا کرنا جائز ہے تو یہ بالاولی جائز ہوگا کہ وہ اپنی بیوی سے فراق کے بعد اس کے باپ کی بیوی سے شادی کرے۔

ماں اوراس کی بیٹی کے حوالے سے بات یہ ہے کہ بیٹی اگر بیوی ہے تو اس کی ماں اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کےلئے محض عقد ہی سے حرام ہوجاتی ہے اور اگر ماں بیوی ہے اور شوہر نے اس کے ساتھ مباشرت بھی کی ہے تو بیٹی اس کےلئے ہمیشہ ہمیشہ کے حرام ہے اورر اگر اس کے ساتھ مباشرت نہ کی ہو تو اس کو چھوڑ کر اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کرسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔

وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ وَأُمَّهـٰتُ نِسائِكُم وَرَبـٰئِبُكُمُ الّـٰتى فى حُجورِكُم مِن نِسائِكُمُ الّـٰتى دَخَلتُم بِهِنَّ فَإِن لَم تَكونوا دَخَلتُم بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيكُم وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ... ٢٣ سورة النساء

''اور تمہاری ساسیں حرام کردی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کرچکے ہو اوران کی لڑکیاں جن کی تم پرورش کرتے ہو(وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرلینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں...اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہوچکا (سو ہوچکا۔)''

نیز نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا تجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها)) (صحيح البخاري)

''عورت اورر اس کی پھوپھی اور عورت اوراس کی خالہ کو اکٹھا نہ کیا جائے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 161

محدث فتویٰ